السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز جمعہ بغیر خطبہ کے ہوجاتی ہے یا نہیں اور خطبہ داخل نماز جمعہ ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز جمعہ بغیر خطبہ کے ہوجاتی ہے اور خطبہ داخل نماز جمعہ نہیں ہے اس لیے کہ خطبہ سنت مؤکدہ اور شعائر اسلام سے ہے۔ نہ واجب اور نہ شرط، مگر بغیر خطبہ کے نماز جمعہ نہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور نہ صحابہ اور نہ تابعین وغیرہ سے منقول بلکہ خطبہ پر مواظبت ومداومت حضرت ﷺ وصحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ وغیرہ سے پائی گئی ہے چنانچہ تفصیل ذیل سے واضح ہوگا۔ پس ترک کرنا اس کا ہرگز نہیں چاہیے اگرچہ اس کے ترک سے جمعہ میں کچھ خلل شرعی نہیں واقع ہوتا ہے۔ جیسا کہ فتح الربانی فی فتاویٰ الشوکانی وسیل الجرار المتدفق علی حدائق الازہار وروضة الندیہ میں مذکور ہے۔

لم یتقرر لدینا دلیل صحیح معتبر یدل علی وجوب الخطبة فی الجمعة حتی یکون شھودھا واجبا والفعل الذی وقعت المداومة علیه لا یستفاد منه الوجوب بل یستفاد منه ان ذلک المفعول علی الاستمرار سنة من السنن المؤکدة فالخطبة فی الجمعة سنة من (۲) السنن المؤکدة وشعار من شعائر الاسلام لم تترک منذ شرعت الی موته ﷺ ولا اقیمت صلوة جمعة بغیر خطبة وھکذا بعد عصره فی الاقطار الی ھذا العصر لم تترک فی قطر من اقطار المسلمین ولا اھملت فی عصر من العصور الاسلامیة واما کونھا واجبة مفترضة فلم یات فی کتاب اللہ سبحانه ولا فی سنة رسول ﷺ ما یدل علی ذلک ولا بلغ الینا ما یفید الوجوب کذا فی فتح الربانی انتھی۔ ما فی الموعظة الحسنة وغیرھا واما فی کون الخطبة شرطا للصلوٰة فعدم وجود دلیل یدل علیه لا یخفی علی عارف فان شان الشرطیة ان یؤثر عدمھا فی عدم الشروط فھل من دلیل یدل علی ان عدم الخطبة یؤثر فی عدم الصلوٰة کذا فی الروضة الندیة شرح الدرر البھیة۔ واللہ اعلم بالصواب حرره السید شریف حسین عفی عنه۔

سید محمد نذیر حسین ... سید احمد حسن ... زشرف سید کونین شد ... ابوالبرکات حافظ محمد المعتصم ... خادم شریعت رسول الثقلین ... ۱۲۹۳ سید شریف حسین ... بحبل اللہ الاحد ۱۲۹۲ھ ... تلطف حسین ۱۲۹۲ھ ... محمد غلام اکبر خان محمدی السنی ۱۲۸۹ ... محمد عبدالحمید ۱۲۹۳

(فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل ص ۶۱۶)

ہم نے آج تک کوئی ایسی صحیح و معتبر دلیل نہیں دیکھی جس سے خطبہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے، ہاں ایسا فعل جس پر ہمیشہ سے عمل ہوتا رہا ہو۔ اس سے سنت مؤکدہ کا تو ثبوت مل سکتا ہے نہ واجب کا، سو جمعہ میں خطبہ سنت ؛ ا ہے۔ اور اسلام کا شعار ہے جب سے جمعہ شروع ہوا، آنحضرت ﷺ کی وفات تک اور اس کے بعد بھی کسی زمانہ میں اسے نہیں چھوڑا گیا، لیکن اس کا واجب یا فرض ہونا، نہ تو کتاب اللہ سے ثابت ہے نہ سنت رسول اللہ ﷺ سے، روضہ ندیہ میں ہے کہ خطبہ کا نماز کے لیے شرط ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیوں کہ شرط کا عدم مشروط کے عدم کو مستلزم ہوتا ہے تو کیا کوئی ایسی دلیل مل سکتی ہے کہ عدم خطبہ عدم نماز میں موثر ہو۔

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 04 ص 158

محدث فتویٰ